ملک پر اس وقت ابتلا کا وقت ہے استحکام پاکستان کے لئے دعائیں بھی کریں اور صدقات بھی دیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲؍ستمبر ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

پچھلے چند دن صحت کمزور رہی ہے۔ پہلے تو ہوا لگنے سے بائیں ٹانگ میں شدید درد شروع ہوگئی تھی۔ رات تو جاگ کر گزارنی پڑی اور پھر اس کے بعد کئی دن تک یہی تکلیف رہی۔ آج کل اس بیماری میں جو دوائیں دی جاتی ہیں وہ بہت ضعف پہنچاتی ہیں۔ اس بیماری سے پوری طرح آرام نہیں آیا تھا کہ دانتوں میں تکلیف ہوگئی۔ ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب لاہور سے کل آئے تھے۔ انہوں نے دائیں طرف کی ایک داڑھ نکال دی ہے۔ یوں اس عمر میں داڑھیں تو نکلتی رہتی ہیں مگر داڑھ نکالنے کے بعد انہوں نے سلفا کی جو دوائی دی ہے اس سے مجھے اور بھی زیادہ ضعف ہوگیا ہے۔

اس وقت یہاں آنے کی ہمت تو نہیں پڑتی تھی لیکن بعض ضرورتوں نے مجھے یہاں آنے پر مجبور کیا۔ ایک ضرورت تو یہ تھی کہ دیر سے آپ دوستوں کے ساتھ ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ یہ سمجھ کر کہ جمعہ کی نماز بھی ایک لحاظ سے اجتماعی ملاقات ہوا کرتی ہے دل چاہا کہ چند منٹ کے لئے مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے آجاؤں گا تا کہ اس طرح دوستوں سے ملاقات ہو جائے گی۔

دوسرے اس سے بھی زیادہ اور بڑی ضرورت یہ تھی کہ ہمارے محترم بھائی ابوبکر ایوب

صاحب وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (البقرة:۱۵۷)۔

مرحوم انڈونیشیا کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ہمارے بچپن میں مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پائی تھی۔ ہم اکٹھے ہی پڑھتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ساری عمر مخلصانہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ اب ہالینڈ میں مبلغ تھے اور وہیں میدان جہاد میں مبلغ اسلام کی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے وفات پا گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور احسن جزا عطا فرمائے۔ ان کا جنازہ یہاں پہنچ چکا ہے۔ میں جمعہ کی نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ اس لئے گو بیماری کی وجہ سے مجھے شدید ضعف تھا مگر اس کے باوجود میرا یہاں آنا ضروری تھا تا کہ میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں۔

تیسری ضروری بات میں اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک کے موجودہ حالات ہر صاحب فراست کے دل میں تشویش پیدا کر رہے ہیں۔ اندرونی دشمن دشمنی کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اور بیرونی دنیا کا ایک بڑا حصہ ہمارا دوست نہیں ہے بلکہ وہ ہمارا دشمن ہے اور ان کی باتیں، ان کے منصوبے، ان کی خواہشات اور ان کے عمل ہمارے ملک کے خلاف ہیں۔ گو ساری دنیا تو ہمارے خلاف نہیں۔ دنیا کا ایک حصہ ہمارا دوست بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اخلاص سے دوستی نباہنے کی توفیق دے اور اس کی جزا بھی دے لیکن دنیا کا ایک بڑا حصہ ہمارا دشمن ہے۔ جو عجیب شاطرانہ اور دجالانہ منصوبوں سے ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

پس اندرونی دشمن بھی اس وقت اپنی شرارتوں میں تیز ہو رہے ہیں اور بیرونی دشمن تو بہر حال دشمن ہے۔ اس واسطے قوم پر اس وقت ایک ابتلاء کا وقت ہے۔ دعاؤں اور صدقات سے ابتلاء دور ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے آپ دعائیں کریں اور استحکام پاکستان کے لئے آپ کے لئے جس حد تک ممکن ہو صدقات بھی دیں لیکن اس سے بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ ہم یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے باشندوں کو بھی دعا کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جب تک ساری قوم مومنانہ فراست سے حصہ نہیں لیتی اور مومنانہ قربانیوں اور ایثار کا مظاہرہ نہیں کرتی اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل اس رنگ میں تو ہماری دعاؤں اور قربانیوں کے نتیجہ میں ظاہر نہیں ہو سکتے جس رنگ میں اس صورت میں ظاہر

ہو سکتے ہیں کہ ساری کی ساری قوم خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ اس کے سامنے عاجزانہ طور پر جھکے اور اسی سے ہر قسم کی خیر و برکت چاہے۔

پس ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری قوم پر فضل فرمائے۔

ان مختصر الفاظ کے بعد میں ایک اور بات یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں موت و حیات کے سلسلہ تو انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ پر جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں، اُن ذمہ داریوں کو جماعت احمدیہ کی صرف ایک نسل پوری طرح ادا نہیں کرسکتی کیونکہ قربانیوں کا زمانہ اپنے اندر بڑی وسعت اور پھیلاؤ رکھتا ہے۔ ساری دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بندھنوں میں باندھنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ آپ سوچیں اور ان بشارتوں کو دیکھیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو دی ہیں اور دوسری طرف ان کمزوریوں پر نظر ڈالیں جن میں ہم خود کو پاتے اور نہایت بے بسی کی حالت میں دیکھتے ہیں۔ ہمارا تو سوچ کر بھی سر چکرا جاتا ہے کہ کتنے عظیم وعدے ہیں اور کتنے کمزور کندھے ہیں۔ کتنے وسیع کام ہیں اور کتنے محدود ذرائع ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اور اس کی برکت ہمارے شامل حال نہ ہو۔ اگر اس کا حکم فرشتوں کو اور اس عالمین کو اور ان جہانوں کو نہ ہو کہ انہوں نے غلبۂ اسلام کے لئے اس چھوٹی سی جماعت کی مدد کرنی ہے تو پھر تو ہماری کامیابی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

پس ایک تو ہر احمدی کو ہر وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے جو کام لینا چاہتا ہے اس میں ہم کمزوری نہ دکھائیں اور دوسرے ہم نوجوان نسل کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دیں کیونکہ جدوجہد، قربانی اور ایثار کے زمانہ میں بڑا پھیلاؤ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو نسل قربانیاں دینے اور ایثار دکھانے کے لئے عطا فرمائی تھی۔ ان میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ چند ایک باقی ہیں۔ اس کے بعد دوسری نسل پیدا ہوئی۔ اس میں سے بھی بہت سے وفات پاگئے۔ اللہ تعالیٰ نے بہتوں کو یہ توفیق دی اور دے رکھی ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی عاجزانہ کوششوں اور عاجزانہ دعاؤں کو پیش کرتے رہیں۔

ہمارے بھائی ابوبکر ایوب صاحب بھی انہی میں سے ایک تھے جو

مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ (الاحزاب: ۲۴)

کے مصداق بن گئے۔ بہت سے زندہ ہیں جو قربانیاں دے رہے ہیں اور اپنے اپنے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے بعد کی نسل، اس کے بعد کی نسل اور پھر اس کے بعد کی نسل اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہماری خواہش اور کوشش بھی یہی ہونی چاہئے کہ قیامت تک کی ہر احمدی نسل خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والی اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ بعد میں آنے والے مربیوں کو بعد میں آنے والی نسلوں کی تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔ تاہم جو ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے، ہمیں اس ذمہ داری کو کما حقہٗ پوری توجہ اور دعاؤں اور کوشش کے ساتھ نباہنا چاہئے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہمارے بھائی ابوبکر ایوب صاحب بڑے مخلص احمدی تھے۔ خدا کرے کہ جماعت کو اسی قسم کے مخلص دل اور روشن دماغ اور پوری توجہ اور انہماک سے قربانیاں دینے والے سینکڑوں ہزاروں مخلصین ملتے رہیں تاکہ کام کے اندر سہولت اور کام کے اندر وسعت اور کام میں تیزی پیدا ہو اور جلد ہی نتیجہ نکلنے کے امکانات پیدا ہو جائیں۔

خدا کرے کہ دنیا کے تمام اندھیروں کے باوجود اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ہمیشہ اپنے نور سے منور ہی رکھے اور اپنی رحمتوں سے نوازتا ہی رہے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے ہماری انگلی پکڑ کر ہمیں اس جہت کی طرف ہدایت دیتا چلا جائے جس جہت کی طرف وہ ہمیں لے جانا چاہتا ہے اور جس مقصود تک وہ ہمیں پہنچانا چاہتا ہے اس مقصود تک وہ اپنے فضل سے اپنی راہنمائی میں ہمیں پہنچا دے۔ وہ ہماری زندگیوں کو کامیاب اور خوشحال اور ہر طرح سے قابل اطمینان بنا دے۔

پس ۳۔۴ قسم کی دعائیں ۲۔۳ قسم کے تربیت کے کام اور کچھ قربانیوں اور صدقات کی طرف میں نے جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ خدا کرے کہ آپ سب اس کی اہمیت کو سمجھنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پانے والے بنیں۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

(روزنامہ الفضل ربوہ یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء صفحہ ۱ تا ۲)